Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۳ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ، ۲۷ شہادت ۱۳۵۲ ہش، ۲۷ اپریل ۱۹۷۳ء | نمبر ۹۳

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۶ شہادت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

گرمی کے اثر کی وجہ سے طبیعت قدرے ناساز ہے۔

گلے میں درد اور نزلہ کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج غانا مشن کی گردن پر پھوڑا نکل آیا تھا جس کا یکم اپریل کو سویڈرو میں کامیاب اپریشن ہوا ہے۔ لیکن تاحال پوری طرح آرام نہیں آیا نیز مکرم مولوی عبدالشکور صاحب مبلغ اکرا بعارضہ بخار بیمار ہیں اور سویڈرو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام ہر دو مبلغین کرام کی بحالی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکیل التبشیر ربوہ)

درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ قریباً تین ہفتہ کیلئے ملک سے باہر تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ محترم صاحبزادہ صاحب سفر میں بخیریت رہیں اور بخیریت سے واپس تشریف لائیں۔

(نائب وکیل التبشیر)

احمدی ڈاکٹروں کی فوری ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو مغربی افریقہ کے لئے آٹھ دس احمدی ڈاکٹروں کی فوری ضرورت ہے۔ پس

۱- ہر احمدی ڈاکٹر اپنے کوائف اور موجودہ ایڈریس سے ہمیں فوراً اطلاع دے۔

۲- جماعتوں کے صدر صاحبان اپنے علاقہ کے احمدی ڈاکٹروں کے کوائف اور موجودہ ایڈریس سے اطلاع دیں خواہ وہ کسی اور جگہ ہی کام کرتے ہوں۔

۳- احمدی دوست اپنے رشتہ دار احمدی ڈاکٹروں کے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں خواہ وہ پاکستان میں ہوں یا باہر ہوں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

تربیتی اجتماع انصار اللہ حلقہ مارٹن روڈ کراچی

مورخہ ۲۸، ۲۹ اپریل کو حلقہ مارٹن روڈ کراچی کی مجلس انصار اللہ کا سالانہ تربیتی اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں دیگر علماء کرام کے علاوہ مرکزی نمائندہ بھی شامل ہوگا۔ انشاء اللہ۔

جملہ انصار سے اجتماع میں شمولیت کی درخواست ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ کراچی)

گلستانِ جامعہ احمدیہ کا باغبان، دین کی خاطر وقفِ زندگی کا مجسم نمونہ

محترم سید میر داؤد احمد صاحب کا جسدِ خاکی مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا

نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی جس میں دور و نزدیک سے آنے والے ہزارہا احباب شامل ہوئے

ربوہ - ۲۶ شہادت - کل ۲۵ شہادت ۱۳۵۲ ہش (۲۱ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ، ۲۵ اپریل ۱۹۷۳ء) بروز بدھ بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ و ناظر خدمت درویشان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں ربوہ اور بیرونجات سے آئے ہوئے ہزارہا احمدی احباب غیر معمولی طور پر کثرت سے شامل ہوئے۔ نماز جنازہ کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ کے احاطہ خاص میں آپ کے جسد خاکی کو اشکبار آنکھوں اور نہایت غمزدہ مگر تقدیر الٰہی پر راضی قلوب کے درمیان سپرد خاک کر دیا گیا۔ اور اس طرح خدمت اور فدائیت کا وہ درخشاں نمونہ جس نے مرتے دم تک اسلام اور احمدیت کی خاطر زندگی وقف کرنے کا حق ادا کر دیا گلستانِ جامعہ احمدیہ کا وہ باغبان جس نے خونِ جگر سے اسکی آبیاری کی اور اپنی تمام صلاحیتوں کو اسکے لئے وقف کر ڈالا۔ درویشوں، غریبوں اور یتیموں کا غمگسار۔ اطاعتِ امام کے لئے مثالی کردار ادا کرنے والا اور اپنی غیر معمولی تنظیمی اور علمی قابلیت کو ہر لمحہ جماعت اور مرکز میں آنے والے مہمانوں کی خدمت کے لئے وقف کر دینے والا ازحد قیمتی اور دلربا وجود جوان سالی کی ہی عمر میں ہمیشہ کے لئے ہماری ان مادی آنکھوں سے اوجھل ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

جیسا کہ پہلے یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے محترم میر صاحب مرحوم ۲۴ اور ۲۵ اپریل (منگل اور بدھ) کی درمیانی شب کو ایک بجکر ۲۵ منٹ پر ترپن برس کی عمر میں اس دار فانی سے رخصت ہو کر محبوب حقیقی سے جا ملے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس تعزیت کیلئے آپکی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ حضور نے تجہیز و تکفین کے سلسلے میں ضروری ہدایات دیں۔ محترم میر صاحب کی بیماری کے دوران بھی حضور روزانہ کئی بار انکی کوٹھی پر تشریف لے جاتے رہے۔

صبح نماز فجر کے وقت مسجد مبارک سے لاؤڈ سپیکر کے ذریعے آپکی وفات کا اعلان کر دیا گیا۔ جونہی مقامی احباب کو اس افسوسناک سانحہ کی اطلاع ملی، اُن کے قلوب غم و اندوہ اور حزن و ملال سے پُر ہو گئے اور وہ کثرت کے ساتھ آپ کی کوٹھی واقعہ محلہ دارالصدر میں تعزیت کے لئے آنے لگے۔ بیرونی جماعتوں کو بھی ٹیلیفون اور تار کے ذریعے اسکی اطلاع کر دی گئی۔ چنانچہ نماز جنازہ کے وقت تک بیرونجات مثلاً لاہور، سرگودھا، لائل پور، شیخوپورہ، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، جھنگ اور راولپنڈی اور دیگر کئی مقامات سے بھی بہت سے احباب ربوہ پہنچ گئے۔

۲۵ اپریل کو نماز فجر تک آپکی تجہیز و تکفین کر لی گئی تھی۔ غسل دینے میں محترم ملک سیف الرحمان صاحب فاضل (قائم مقام پرنسپل جامعہ احمدیہ و ناظم دارالافتاء) محترم مولوی محمد احمد صاحب جلیل۔ محترم سید سید احمد صاحب (ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ) مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی اور مکرم منیر احمد صاحب چغتہ شاہد اور مکرم ناصر احمد صاحب شمس شاہد نے حصہ لیا۔ تکفین کے بعد آپ کا جنازہ آپکی کوٹھی کے ایک کمرہ میں رکھ دیا گیا جہاں پر دن بھر مقامی احباب اور خواتین باری باری آکر آپ کے چہرہ کی آخری زیارت کرتے رہے۔

مسجد مبارک میں نماز عصر پڑھانے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ محترم میر صاحب مرحوم کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ پانچ بجے آپکا جنازہ حضور ایدہ اللہ، مرحوم کے برادران، افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور بعض دیگر بزرگان سلسلہ اٹھا کر کوٹھی سے باہر لائے (باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ ماہ شہادت ۱۳۵۲ھش

ایک عظیم جماعتی سانحہ اور ہمارا فرض

محترم سیّد داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی رحلت ایک دردانگیز اور المناک جماعتی سانحہ ہے۔ صرف ۴۹ سال کی عمر میں ان کی ہم سے جدائی پر ہمارے دِل مغموم اور روحیں بجا طور پر بے چین ہیں۔ آپ ایک قابلِ فخر باپ کے قابلِ فخر فرزند اور علم و عمل کے لحاظ سے پورے پورے جانشین تھے۔ آپ کے والد بزرگوار حضرت سیّد میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مختلف حیثیتوں میں جماعت کی بیش بہا خدمات سر انجام دینے کی توفیق ملی آپ بھی بتائید و توفیقِ الٰہی مختلف حیثیتوں میں جلیل القدر خدمات بجا لانے میں پیش پیش رہے۔

بیک وقت آپ نے پرنسپل جامعہ احمدیہ، ناظر خدمتِ درویشاں، افسر جلسہ سالانہ اور انچارج دارالاقامۃ النصرت کی گراں بہا ذمہ داریاں اُٹھائی ہوئی تھیں۔ صدہا مبلغینِ اسلام جو اندرونِ ملک اور ممالکِ بیرون میں اشاعتِ اسلام کا فریضہ بجا لانے کی توفیق سے بہرہ یاب ہیں اور اپنے اپنے رنگ میں کارہائے نمایاں سر انجام دینے میں مصروف ہیں ان میں سے اکثر کو آپ سے شرفِ تلمذ حاصل ہے اور وہ آپ ہی کی تربیت کے نتیجہ میں مجاہدینِ اسلام کی صف میں جگہ پانے کے قابل ہوئے ہیں۔ پھر آپ نے دو سال تک صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے احمدی نوجوانوں کی قائدانہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں کچھ کم اہم خدمات سر انجام نہیں دیں۔ سالہا سال تک رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" (انگریزی)، جامعہ احمدیہ کے عربی رسالہ "البشریٰ" اور علمی رسالے "مجلۃ الجامعہ" کی سرپرستی، نگرانی اور رہنمائی بھی آپ ہی کے ذمہ رہی۔ پھر آپ نے بڑی تقطیع کی تیرہ سو صفحات پر مشتمل کتاب "حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اپنی تحریروں کی رو سے" تالیف فرما کر ایک گراں بہا علمی خدمت سر انجام دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دُنیا میں علوم و معارف کے جو خزانے سب کے لئے عام کئے ہیں یہ ڈائجسٹ کی شکل میں ان کا ایک نہایت حسین مرقع ہے۔ حق یہ ہے کہ علمی کام کرنے والوں کے لئے یہ تالیف ایک نعمتِ غیر مترقبہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

پھر آپ میں انتظامی قابلیت اپنے کمال کو پہنچی ہوئی تھی جس کا مظاہرہ آپ نے اپنی مختلف النوع خدمات کے دوران قدم قدم پر فرمایا۔ مزید برآں نوجوانوں میں آپ اوصافِ حمیدہ، اخلاقِ عالیہ اور خدمت و فدائیت کے ایک مثالی پیکر تھے۔ آپ کے سینہ میں ایک دردمند دل تھا جس میں ہمدردیٔ نوعِ انسان کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ غریبوں، ناداروں، بیواؤں اور یتیموں کی امداد کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ جو کوئی بھی آپ سے امداد کا طالب ہوتا یا جس کسی کے دُکھ تکلیف کی آپ کو اطلاع ہوتی اور وہ مستحقِ امداد ہوتا آپ اُس کی ہر ممکن امداد کرنے سے دریغ نہ کرتے۔ اِس ضمن میں بیسیوں واقعات بیان کئے جا سکتے ہیں۔ جامعہ احمدیہ کے طلباء کے ساتھ آپ کا سلوک نظم و ضبط کی پوری پوری پابندی اور حدود و قیود کے باوجود انتہائی مشفقانہ تھا اور آپ ان کے لئے صحیح معنوں میں ایک باپ کی حیثیت رکھتے تھے۔ یہ حقیقت ہر دم اور ہر آن آپ کے ذہن میں مستحضر تھی کہ ہم ایک اہم اور عظیم الشان مقصد کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اِس لئے ہم میں سے ہر ایک کا اِس مقصد کی تکمیل میں مصروف رہنا ضروری ہے۔ آپ نے اپنی زندگی میں اس کا عملی نمونہ پیش کیا اور اپنے طلباء کو بھی اسی سانچے میں ڈھالنے میں ہمیشہ کوشاں رہے۔ الغرض آپ نے خلافت کے ساتھ دِلی وابستگی، اطاعت اور خدمت و فدائیت کی ایک نہایت اعلیٰ مثال قائم کر دکھائی۔

ایسے پیارے، ایسے لائق و فائق اور ایسے جامع صفات وجود کی جُدائی پر ہمارا غمگین و دلگیر ہونا ایک فطرتی امر ہے تاہم ہم اِس بات پر دلی ایمان رکھتے ہوئے کہ صدمات کا آنا حکمت سے خالی نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں اور اس کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق صدمہ اور غم و اندوہ کے اِن اوقات میں پوری بصیرت کے ساتھ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے ہیں۔ ہم محض قال سے ہی نہیں بلکہ حال سے پکارتے ہیں کہ ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم سب اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِنَّا لِلّٰہِ کا تقاضا پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کے خدائی وعدہ کے تحت ابدی جنّت ہم سب کا ٹھکانا ہو۔ اِنَّا لِلّٰہِ کا تقاضا کیا ہے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اِنَّا لِلّٰہِ کا مطلب یہ ہے کہ اِس کی رُو سے ہم اپنے اللہ سے یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے عمل سے یہ ثابت کریں گے کہ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں۔ ہمارا حال، ہمارا مستقبل ہمارا ماحول یعنی یہ پوری کائنات اور اس کی ہر چیز خدا ہی کی پیدا کردہ ہے اور وہی اس کا مالک ہے۔ جب وہ ہمیں کچھ دے گا تو ہم اس کی حمد کرتے ہوئے اُس سے فائدہ اُٹھائیں گے اور اگر وہ اُس چیز کو واپس لے لے گا تو بھی ہم اس کی رضا پر راضی رہیں گے کیونکہ یہ ہمارا ایمان ہے کہ وہ اس عارضی آزمائش کے بعد ہم پر اِس دنیا میں ہی ضرور اپنا فضل نازل کرے گا اور پھر وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کے وقت اُس جہان میں بھی ہم پر اپنی رحمت اور فضل کا سایہ رکھے گا۔"

(ماہنامہ "انصار اللہ" ستمبر ۱۹۶۳ء صفحہ ۳۰)

پس صدمہ اور غم و اندوہ کے موجودہ وقت میں، جبکہ ہماری ایک محبوب اور قابلِ فخر ہستی ہم سے جدا ہو گئی ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم نہ صرف زبان سے بلکہ اپنے عمل سے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے خوب دعائیں کریں کہ وہ ہم میں سے ہر ایک کو پہلے سے بھی بڑھ کر قربانیوں اور دین کی خاطر جانفشانیوں کی توفیق سے نوازے اور پھر اپنی ذمہ داریوں کو جن میں اَب پہلے کی نسبت اَور زیادہ اضافہ ہو گیا ہے کما حقّہٗ ادا کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور بالخصوص نوجوان نسل کو صدمہ اور غم و اندوہ کے موجودہ وقت میں قرآنی تعلیم کی روشنی میں صحیح راہِ عمل اختیار کرنے کی توفیق دے تاکہ ہم دین کی خاطر پہلے سے بھی بڑھ کر قربانیاں کرنے والے اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والے ثابت ہوں۔ آمین

محترم سیّد داؤد احمد صاحب کی المناک رحلت کی خبر سُن کر

(۲۵ شہادت ۱۳۵۲ھش)

(۱)

دِل پہ وہ زخم لگا ہے کہ الٰہی توبہ
جس کے اظہار سے میری یہ زباں عاجز ہے
ہو گئی پوری تری مرضی کہ تُو مالک ہے
تیرے احکام کے آگے یہ جہاں عاجز ہے

(۲)

جانے والے تری رفتار کے قرباں جاؤں
کوئی منزل ترے قدموں کیلئے دُور نہ تھی
منزلِ عمر بھی طے کی تو بڑی تیزی سے
گویا دُنیا کی یہ منزل تجھے منظور نہ تھی

(۳)

تیرے سینہ میں جو دِل تھا وہ غریبوں کیلئے
بے سہاروں کے لئے اور یتیموں کے لئے
بہرِ تالیف سدا درد سے لبریز رہا
زندگی گذری تری رنج کے ماروں کیلئے

(۴)

جاں نثارانِ خلافت کی صفِ اوّل میں
تجھ کو آنکھوں نے سدا سینہ سپر دیکھا ہے
اے وفا کیش تجھے خونِ جگر سے ہم نے
سینچتے کشتِ وفا شام و سحر دیکھا ہے

(۵)

آئیگا جب بھی ترا ذکر کسی محفل میں
تیری تصویر اُتر جائے گی فوراً دِل میں
نام داؤد تھا اور کام بھی داؤدی تھے
تُو وہ تھا بحر، جو محدود نہ تھا ساحل میں

(۶)

تیرے ہمعصر بھی رنج میں ہیں ڈوبے ہوئے
تیرے معصوم تلامیذ کی آنکھیں گریاں
دُور بیٹھے ہوئے درویش بھی دِلگیر ہیں آج
گویا ہم سب درِ مولا پہ ہیں فریاد کناں

(۷)

جانے والے ترا مسکن ہو خدا کی آغوش
تیرا مرقد بھی سدا مہبطِ انوار رہے
اور شبیر جو اِس صدمہ سے رنجور ہوا
الفتِ یارِ حقیقی کا طلبگار رہے

(شبیر احمد بی۔ اے۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتہائے احمدیہ گھانا کی سینتالیسویں سالانہ کانفرنس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور محترم وکیل التبشیر تحریک جدید کے خصوصی پیغامات

ایمان افروز تقاریر۔ مالی ایثار و قربانی کے روح پرور مناظر۔ تلاوت قرآن کریم کا حسین مظاہرہ

وزیر تعلیم غانا کا بصیرت افروز خطاب

محترم میر عبدالرشید صاحب تبسم مبلغ غانا

مغربی افریقہ کے ملک گھانا میں بھی سینتالیس سال سے متواتر سالانہ کانفرنس منعقد کی جاتی ہے۔ اس سال یہ کانفرنس ۴ و ۵ صلح ۱۳۵۲ ہش (جنوری ۱۹۷۳ء) بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ سالٹ پانڈ میں بے شمار برکتوں اور بیش از بیش کامیابیوں کے ساتھ منعقد ہوئی۔ مقررہ تاریخوں سے بہت پہلے ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ کانفرنس کے لئے اعلانات کئے گئے ماہ دسمبر کے جماعتی اخبار گائیڈنس میں اسکے مختصر پروگرام کے علاوہ اسکی اہمیت اور برکات پر مشتمل مضامین بھی شائع کئے گئے اسی طرح ملک کی تمام احمدی جماعتوں کو اس کے انعقاد کی خبر دی گئی اور اس میں شمولیت پر زور دیا گیا۔

مہمانوں کی رہائش، ایمانی اور روشنی اور جلسہ گاہ کی تیاری کے انتظامات کے سلسلہ میں مکرم جناب مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعت ہائے احمدیہ غانا، مکرم مرزا لطیف احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری ٹریننگ کالج اور مکرم مولوی محمد یوسف یاسن کی قیادت میں سالٹ پانڈ کی جماعت کے افراد نے عمومی طور پر اور ٹریننگ کالج کے طلباء اور مجلس خدام الاحمدیہ سالٹ پانڈ نے خصوصی طور پر دن رات بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ مشن ہاؤس میں مقیم مہمانوں کے انتظامات کے سلسلہ میں محترمہ نسیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم امیر صاحب نے اپنی طاقت اور ہمت سے بڑھ کر کام کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

۳ جنوری سے ہی ملک کے طول و عرض سے احمدیت کے شیدائی مسیح پاک علیہ السلام کے غلام خلافت راشدہ کے پروانے [illegible] سالٹ پانڈ میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ ۳ جنوری کو نہایت عجیب اور ایمان افروز نظارہ تھا۔ جب بیسیوں جماعتوں کے سپیشل بسوں وغیرہ کے کارواں نعروں کی گونج میں حمد باری تعالیٰ اور ظہور مہدی کے ترانے گاتے ہوئے اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے جوق در جوق یہاں پہنچ رہے تھے۔ سینکڑوں میلوں کی مسافتیں طے کرنے کے بعد گرد آلود جسموں والے ان احمدیوں کے چہروں پر تھکاوٹ اور کوفت کے آثار کے بجائے بشاشت اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور احمدیت سے عشق و محبت کے جذبات دیکھ کر عاجز انسانوں کی آنکھیں نم ہو جاتیں اور بے اختیار رحیم و قدیر خداوند کریم کے حضور عاجزی اور حمد کرتے ہوئے جھک جاتا اور روح میں عجیب کیف و سرور محسوس ہوتا۔ بیرونی فرزندان احمدیت کی آمد کا یہ سلسلہ رات بھر جاری رہا۔ متوقع مہمانوں کی تعداد کے عمومی اندازے کے مطابق ان کی رہائش وغیرہ کا وسیع انتظام کیا گیا تھا لیکن خدا تعالیٰ کے فضلوں نے یہ انتظامات ناکافی بنا دیئے اور بعض مہمانوں کو باہر کھلے میدان میں رات بسر کرنا پڑی۔

۴ جنوری کا دن باجماعت نماز تہجد سے شروع کیا گیا۔ احمدیوں کے جذبۂ ایمان اور شوق کا اس بات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ نماز تہجد میں بلا استثناء تمام افراد جماعت مرد و عورتیں حتیٰ کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو پیٹھ پر باندھے ہوئے مائیں بھی شامل ہوئیں بلکہ یہاں تک کہ جو لوگ رات کے دو بجے یا اس سے بھی بعد یہاں پہنچے تھے وہ بھی نماز تہجد کی ادائیگی میں شامل تھے کھلے میدان میں بیسیوں لمبی لمبی قطاروں میں باجماعت نماز تہجد ادا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ غلام آپ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں اسلام اور قرآن کے یہ عشاق عجیب روح پرور اور ایمان افروز نظارہ پیش کر رہے تھے۔

جلسہ گاہ:- ٹھاٹھیں مارتے ہوئے بحر اوقیانوس کے کنارے ساحل کے گھنے پیڑوں تلے اس تاریخی مقام کو جسے مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثالث نے اپنے مقدس وجود سے برکت بخشی تھی اور وہاں اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو کر اسلام کے عالمگیر غلبہ اور آخری کامیابی کیلئے دعائیں بھی مانگی تھیں (جس کا ایک رنگین منظر AFRICA SPEAKS (افریقہ سپیکس) کتاب میں بھی موجود ہے) جلسہ گاہ کے طور پر سجایا گیا تھا۔ صبح آٹھ بجے سے قبل ہی احباب جماعت درود شریف پڑھتے اور مہدی موعود علیہ السلام کی آمد کے ترانے گاتے گروہوں کی شکل میں جوق در جوق مقام مقررہ میں جمع ہونا شروع ہو گئے۔ بڑا حسین اور ایمان افروز نظارہ تھا ایک طرف بحر بیکراں کی ابھرتی ہوئی لہروں کا شور اور دوسری طرف ایمان زباں کی جماعت کے سیلاب کی ولولہ انگیز گونج۔ ان مناظر کا ذہن پر گہرا اثر جاری رہا۔ پھر جب پروگرام کے مطابق مکرم جناب مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم جلسہ گاہ میں داخل ہوئے تو اس وقت پرجوش نعروں اور اللہ اکبر اور اسلام زندہ باد کی گونج نے سمندر کے شور کو بھی کہیں دبا دیا اور یہ ثابت کر دیا کہ اب وہ زمانہ اپنی پوری شان سے ظاہر ہو چکا ہے جب اسلام کی یلغار اور توحید کی آواز کے قیام کے مقابل پر آنے والی شیطان کی تمام تر آوازیں اور حربے دب کر رہ جائیں گے وذالک تقدیر العزیز العلیم۔

افتتاحی اجلاس:- کرنل ایف جی برناسکو ریجنل کمشنر نے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی درخواست منظور کی ہوئی تھی لیکن بعض غیر معمولی وجوہات کی بناء پر وہ شامل نہ ہو سکے لہذا مکرم امیر صاحب کے ارشاد پر مکرم الحاج ممادی ابھو پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ غانا کی صدارت میں الحاج ہارون ولا کی تلاوت قرآن پاک اور اس کے ترجمہ کے ساتھ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت کے بعد جماعت احمدیہ "ہو" کے ایک نمائندہ گروپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم عربی کلام خوش الحانی سے سنایا۔ ۹ بجے صبح مکرم جناب امیر صاحب کا افتتاحی خطاب شروع ہوا۔ آپ نے سب سے پہلے حاضرین کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا محبت بھرا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس کے سنتے ہی حاضرین کے چہرے سرور اور بشاشت اور ممنونیت کے جذبات سے چمک اٹھے۔ اور پورے مجمع پر عزم کی ایک لہر دوڑ گئی۔ حضور نے تحریر فرمایا تھا:

"میرے پیارے بھائیو اور بہنو!

"یہ نہایت خوشی کی بات ہے اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ جماعتہائے احمدیہ گھانا کی سینتالیسویں سالانہ کانفرنس منعقد کرنے کے لئے آپ لوگ آج یہاں جمع ہوئے ہیں اور ہمیں دل اور جان سے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ و منکسرانہ دعاؤں اور عبادتوں میں لگے رہیں گے اور خدا اور اس کے عظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو تمام تر برکات سے نوازے اور اجتماع کو نہ صرف غانا بلکہ پورے مغربی افریقہ اور براعظم افریقہ کے لئے روحانی ترقیات اور بے شمار فضلوں کا موجب بنا دے۔

اس موقعہ پر میری یہ نصیحت ہے کہ آپ اپنا سارا وقت اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں اور تلاوت اور اس کے فضلوں اور رحمتوں کے حصول کے اقرار میں بسر کریں۔

یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی خاص رحمتوں کے لئے چن لیا ہے اور ہمیں مخصوص کیا کہ ہم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند یعنی زمانہ کے مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام کے

وقت میں پیدا ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اسے پہچانا ہے اور اسے اس حیثیت سے قبول کیا ہے کہ یہ وہی موعود ہے جس کی آمد کے متعلق تمام نبیوں نے بشارت دی تھی اور اسے دیکھنے کے لئے خواہش کرتے رہے۔ یہاں تک کہ خود ہمارے پیارے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی شدید خواہش کا اظہار فرمایا کہ آنے والے تک میرا ذاتی سلام [illegible] پہنچائے جائیں۔ پس حقیقت یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی اس عظیم عنایت کے شکر کا کبھی بھی حق ادا نہیں کر سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہی ہم ایک بار پھر خدا تعالیٰ کے پیار اور اس کی محبت کی حقیقی لذت حاصل کر سکتے ہیں اور آپ کے ذریعہ ہی ہم نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو اور اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو..... اپنی اخلاقی حالتوں کو بہت صاف کرو کینہ اور بغض اور نخوت سے پاک ہو جاؤ اور اخلاقی معجزات دکھلاؤ"
(الاربعین)

پس ہمیں اس خدائی تحفہ کی قدر کرنی چاہیئے اور اس خدائے برتر کی قدرت اور صداقت پر یقین رکھنا چاہیئے جو ہمیشہ اپنے وعدوں کو پورا کرنے والا ہے۔ پاکیزہ زندگی کے حصول میں مسابقت کی روح پیدا کرتے ہوئے ہمیں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اپنے رب کے حضور عاجزانہ طور پر دعائیں کرتے ہوئے اپنا سب کچھ قربان کر کے اس کے فضلوں اور رحمتوں کو جذب کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے اور آپ کی نسلوں کے ساتھ ہو اور اپنی برکات سے نوازے۔ آپ کی استعدادوں کی مکمل طور پر پرورش کرے۔ اور پاکیزہ زندگی عطا فرمائے نیز اپنی رضا کے قیام کے لئے خاص ذریعہ بنائے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے سچے روحانی فرزند بنائے (آمین)

پیغام کے دوران حاضرین پر عجیب رقت کا سماں طاری تھا اور اس کے اختتام پر نعرہ ہائے تکبیر اور امیر المومنین زندہ باد اور دوسرے اسلامی نعروں سے ایک دفعہ پھر فضا گونج اٹھی۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے مکرم جناب وکیل التبشیر [illegible] مندرجہ ذیل ولولہ انگیز پیغام پڑھ کر سنایا۔

مکرم جناب وکیل التبشیر کا پیغام

پیارے بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ آپ اپنی بیسویں سالانہ کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ میں اس کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے دست بدعا ہوں۔

یہ ہمارے لئے نہایت شکر گزاری کا مقام ہے کہ ہم ہر سال اسلام کی خدمت میں پہلے کی نسبت زیادہ مضبوط اور مستحکم ہو رہے ہیں۔ ہم خداوند کریم کے بے شمار فضلوں اور احسانوں پر اس کی حمد کرتے ہیں اور اس سے عاجزانہ دعا بھی کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ پیار اور رحمت کا سلوک فرماتا رہے۔

پیارے بھائیو! آپ کا بنیادی اور اہم فرض یہ ہے کہ آپ قرآن شریف کا ترجمہ اور اس کا مفہوم خود بھی سیکھیں اور اپنے بچوں اپنے ساتھیوں اور ہر اس شخص کو جو بھی آپ سے تعلق قائم کر سکے سکھائیں۔ اگر آپ یہ عادت بنالیں کہ آپ کے اور آپ کے خاندان کے واسطہ میں جو مشکلات بھی حائل ہوں اسے حل کرنے کے لئے قرآن پاک سے رہنمائی حاصل کریں تو اس طریق سے نہ صرف آپ کا قرآنی علم ہی بڑھے گا بلکہ آپ اپنی مشکلات کا بہترین حل بھی حاصل کر لیں گے۔

اب جب کہ آپ کی کانفرنسوں کی گولڈن جوبلی منانے میں صرف بیس سال کا وقفہ باقی ہے مجھے بے حد خوشی ہوگی اگر آپ اس موقعہ کو قرآن پاک کی کسی حقیقی اور مخصوص خدمت کے لئے وقف کر دیں۔ مثال کے طور پر قرآن کریم کا کسی لوکل زبان میں ترجمہ شائع کریں یا اس قسم کا کوئی دوسرا کام سر انجام دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی عطا فرمائے۔ والسلام آپ کا بھائی
مرزا مبارک احمد وکیل التبشیر"

ان ہر دو پیغامات کو خدا تعالیٰ کے فضل سے کانفرنس سے قبل ہی جماعتی ترجمان ماہنامہ گائیڈنس کی جنوری کی اشاعت میں اس کے پہلے صفحہ پر جلی حروف کے ساتھ شائع بھی کر دیا گیا تھا اور دوران کانفرنس تقسیم بھی کر دیا گیا۔

یہ پیغامات سنانے کے بعد مکرمی امیر صاحب نے خدا تعالیٰ کی حمد اور شکر کے جذبات کے ساتھ اپنا خطاب شروع کیا۔ آپ نے ولکل وجھۃ ھو مولیھا فاستبقوا الخیرات قرآنی آیت تلاوت کر کے فرمایا کہ اس مختصر جملہ میں مسلمانوں کی ترقی کا راز بتایا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلے اپنی جدوجہد کے لئے ایک مطمح نظر متعین کرنا چاہیئے اور پھر اس مقصد کے حصول کی خاطر انتہائی کوشش اور جدوجہد کو صرف کرتے ہوئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہماری جماعت کا بھی ایک مطمح نظر ہے اور وہ یہ کہ تمام بنی نوع انسان میں خالق حقیقی کا تقویٰ قائم کیا جائے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہماری جماعت کے ہر ایک فرد کو اپنی انتہائی صلاحیتوں کو صرف کر دینا چاہیئے۔ اس کے بعد آپ نے برائیوں کے پیدا ہونے اور معاشرہ میں سرایت کرنے کی وجوہات کا ذکر فرمایا اور برائی کے تدارک کے اسلامی تعلیم کی روشنی میں ذرائع بیان کئے اور واضح کیا کہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جن قوموں نے برائی سے نفرت کرتے ہوئے اسے دور کرنے کی طرف توجہ نہیں دی وہ تباہ ہو جاتی رہی ہیں۔

افتتاح کے بعد مسٹر اسماعیل آڈو نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات" کے موضوع پر۔ مسٹر حسین کے اسوپی آڈو نے "دعا میں احمدیت کی اشاعت" کے عنوان پر مکرم بریگیڈیئر ڈاکٹر غلام احمد صاحب نے "پرہیز علاج سے بہتر ہے" پر اور مکرم عبد السلام صاحب نے "شادی کے اسلامی طریق" پر تقاریر کیں۔

دوسری نشست

ظہر و عصر کی نماز کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق دوسری نشست کا آغاز ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم الحاج جے سی الحسن عطا ایم بی ای چیئرمین اشانٹی ریجن نے ادا کئے۔ مکرم عبد المالک بن آدم صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے کارروائی کا آغاز ہوا جس کے بعد منکسم جماعت کے ایک گروپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی منظوم کلام میں سے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم مرزا نصیر احمد صاحب پرنسپل احمدیہ مشنری کالج [illegible] مکرم محمد یوسف صاحب یاسین [illegible] عربی مکرم مولوی عبد الشکور صاحب نے علی الترتیب "خدام الاحمدیہ کی اہمیت" "دعوت الی اللہ کی اہمیت" اور "نصرت جہاں پراجیکٹ" کے مواضیع پر تقاریر کیں۔ اجلاس کے آخر میں مکرم عبد اللہ ناصر صاحب بوائنگ ایم ایس سی نے مسیحیت کے عقائد جدیدہ کے متعلق مدلل طور پر ثابت کیا کہ وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی اصل تعلیم کے خلاف ہیں۔ (باقی)

قابل تقلید مجالس خدام الاحمدیہ

حسب ذیل مجالس خدام الاحمدیہ نے پانچ ماہ میں اپنا سو فیصدی بجٹ پورا کر دیا ہے دیگر مجالس کو بھی ان مجالس کی تقلید کرتے ہوئے اپنے بجٹ کی مکمل ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ان مجالس کی مساعی کو قبول فرمائے۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضلع لاہور	ضلع ساہیوال	جمعرل	دریا خاں
کماسس	373 E.B	ڈھینڈی	قاضی احمد
سانگرہ	ضلع ملتان	ضلع جیکب آباد	عمر اپ پور
گھڑیاں	لودھراں	شریف اعوان	دوڑ رسول بخش
ضلع سرگودھا	دنیا پور	ضلع لاڑکانہ	گوٹھ علی احمد
33 جنوبی	کوٹھے والا	دارہ	ضلع تھرپارکر
40 "	344 W.B	گوٹھ غلام محمد	نوکوٹ
سیانی	163 W.B	ضلع خیرپور	نور نگر اسٹیٹ
چاہ سرورانوالا	چاہ مہدی رتہ	گوٹھ سیٹھ محمد صادق	بنگا سرور
ضلع لائل پور	390 W.B	ضلع نواب شاہ	نصرت آباد
25 ر ب	محلہ آرائیاں	قمر آباد	شریف آباد
32 گ ب	ضلع رحیم یار خاں	گوٹھ امام بخش	گوٹھ سیٹھ عزیز احمد

درخواست دعا

میرے والد جناب محترم فضل محمد ہاشمی صاحب بغرض اپریشن میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں زیادہ عمر ہونے کی وجہ سے کمزور بھی ہیں احباب جماعت ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرماویں۔ تنویر احمد ہاشمی دیو سماج روڈ رام نگر لاہور

وصایا (۷)

مسل نمبر ۲۱۱۴۱

میں امۃ الحلیم شاہدہ بنت
مولوی احمد علی صاحب اسلم قوم راجپوت پیشہ ملازمت
عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۷۳
حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی
نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۹۰/ روپے
ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ
کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔
اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی
اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر
بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو
ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت
سے نافذ فرمائی جائے۔
الامۃ: امۃ الحلیم شاہدہ بنت مولوی احمد علی صاحب
فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد: مامون احمد کارکن جامعہ نصرت ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد: رشید احمد جامعہ نصرت ربوہ ضلع جھنگ

مسل نمبر ۲۱۱۴۲

میں مبشر احمد ولد حکیم محمد ابراہیم صاحب
قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن
دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ
آج بتاریخ ۱۰/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد
اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس
وقت ۹۰/ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو
بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد
پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی
جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری
وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ
کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت
تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد: مبشر احمد ولد حکیم محمد ابراہیم صاحب دارالیمن ربوہ
کارکن دفتر بہشتی مقبرہ
گواہ شد: محمد حسین ولد گلاب دین صاحب صدر موصیان
دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد: محمد اسمٰعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ

مسل نمبر ۲۱۱۴۳

میں رحمت بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب
قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی
ساکن پیرکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس
بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ
جائداد حسب ذیل ہے۔
حق مہر ۳۰۰/ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت
بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے
بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع
مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی
یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا
جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر
انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت
تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ: رحمت بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب
پیرکوٹ ثانی ڈاک خانہ مانگٹ اونچہ ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد: ملک محمد جمیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
پیرکوٹ ثانی ڈاک خانہ مانگٹ اونچہ ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد: ملک محمد شریف۔

مسل نمبر ۲۱۱۴۴

میں لئیق احمد طاہر ولد
نذیر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر ۱۹
سال پیدائشی احمدی ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ
ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و
اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا
ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ
ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۴۰/ روپے
بطور جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار
آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر
انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی
جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع
کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی
ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو
اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر
وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد: لئیق احمد طاہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ
گواہ شد: مبشر احمد کاہلوں جامعہ احمدیہ ربوہ
گواہ شد: محمود احمد زعیم ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۲۱۱۴۵

میں امۃ الجمیل فاروقی
زوجہ چوہدری احمد حسن صاحب سنوری قوم قریشی
پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن
ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ
آج بتاریخ ۲۴/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی
وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا
ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا
کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو
دیتی رہوں گی، اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی
ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت
ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر
سے نافذ فرمائی جائے۔
الامۃ: امۃ الجمیل فاروقی بذریعہ معرفت حکیم
دین محمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد: حکیم دین محمد احمدی ولد شیخ برکت علی صاحب
۱۳/۲ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد: ملک صفی اللہ ولد ڈاکٹر عطاء اللہ خان دارالرحمت
وسطی ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۱۱۴۶

میں نواب بی بی بیوہ عبدالحق صاحب
قوم ناگی پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی
ساکن دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش
و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت
کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰/ روپے
(۲) زیور طلائی وزنی ۱/۲ تولہ قیمت اندازاً ۱۴۰/ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی
وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی
ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں
تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔
اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری
وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ
کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے
الامۃ: نواب بی بی دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد: نذیر احمد ولد محمد علی سیکرٹری مال دارالیمن
ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد: محمد اسمٰعیل اسلم ولد محمد عبداللہ صاحب
صدر محلہ دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۱۱۴۷

میں سلیمہ بیگم زوجہ
کرم دین بشیر صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری
عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شمس آباد ضلع
لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ
۲۵/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ
جائداد حسب ذیل ہے
(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/ روپے
(۲) سلائی مشین ۱۵۰/ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ
کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی
ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں
تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔
اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری
وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ
کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری
یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔
الامۃ: سلیمہ بیگم زوجہ چوہدری کرم دین صاحب
شمس آباد ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور
گواہ شد: کرم دین بشیر صدر جماعت احمدیہ شمس آباد
ضلع لاہور۔
گواہ شد: محمد دین خسر موصیہ

مسل نمبر ۲۱۱۴۸

میں رشیدہ بیگم زوجہ
نصیر احمد صاحب قوم
راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی
ساکن شمس آباد ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس
بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت
کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/ روپے
(۲) زیور طلائی وزنی سوا تولہ مالیتی ۲۰۰/ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ
کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی
ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں
تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور
اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات
پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت
تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے
الامۃ: رشیدہ بیگم زوجہ چوہدری نصیر احمد صاحب
شمس آباد ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور
گواہ شد: کرم دین بشیر صدر جماعت احمدیہ شمس آباد
گواہ شد: محمد دین خسر موصیہ شمس آباد لاہور۔

مسل نمبر ۲۱۱۴۹

میں ثریا بیگم زوجہ
چوہدری نذیر احمد صاحب
قوم کاہلوں جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال
پیدائشی احمدی ساکن شمس آباد ضلع لاہور
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ
۲۶/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری
موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/ روپے
(۲) زیور طلائی وزنی ۱/۲ ۱ تولہ مالیتی ۲۰۰/ روپے
(۳) ایک عدد گھڑی قیمت ۳۰/ روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی
وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔
اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو
اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔
اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری
وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ
کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مبلغ ۲۰/ روپے جیب خرچ
اپنے خاوند کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں تازیست
اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر
انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ
وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے
الامۃ: ثریا بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب
بمقام شمس آباد ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور
گواہ شد: کرم دین بشیر صدر جماعت احمدیہ شمس آباد لاہور
گواہ شد: محمد دین خسر موصیہ شمس آباد لاہور

(باقی)

فریگرنٹ آئی ٹیمپل
کیل پھنسیوں اور داغ دھبوں کے لئے مفید ہے قیمت ۲/
المنار دواخانہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم سیّد داؤد احمد صاحب مرحوم (بقیہ صفحہ اول)

جہاں پر ہزارہا احباب موجود تھے تابوت کو ایک ایسی چارپائی پر رکھا گیا جس کے ساتھ لمبے لمبے بانس لگے ہوئے تھے تاکہ احباب جماعت کو کندھا دینے میں آسانی رہے۔ باہر سڑک پر جامعہ احمدیہ کے طلبا (جن کے لئے آپ ایک بہت ہی محبوب و مشفق وجود تھے) اور خدام الاحمدیہ نظم و ضبط کو برقرار رکھنے کے لئے ڈیوٹیوں پر موجود تھے۔ (حق یہ ہے کہ ان ڈیوٹیوں کی ٹریننگ انہوں نے خود میر صاحب مرحوم سے ہی حاصل کی تھی جو ایسے مواقع پر شاندار نظم و ضبط قائم فرمایا کرتے تھے۔)

ساڑھے پانچ بجے آپ کا جنازہ مقبرہ بہشتی کے وسیع و عریض میدان میں پہنچا جہاں پر نماز جنازہ کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس میدان میں صفیں سیدھی رکھنے کے لئے لمبی لمبی لائنیں چونے سے لگادی گئی تھیں۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام موجود تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی اور بیرون جات کے احباب غیر معمولی طور پر بڑی کثرت کے ساتھ شامل ہوئے۔

نماز جنازہ کے بعد محترم میر صاحب مرحوم کے جسد خاکی کو جو ایک تابوت میں بند تھا اس احاطہ خاص میں لے جایا گیا جہاں پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے مزار ہیں۔ آپ کی قبر مزار حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے مقابل نچلی لائن میں بنائی گئی ہے۔ تابوت کو قبر میں اتارنے اور مٹی ڈالنے میں حضور ایدہ اللہ محترم میر صاحب کے برادران مکرم میر مسعود احمد صاحب۔ مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر۔ آپ کے بھانجے مکرم مرزا خورشید احمد صاحب اور مکرم مرزا غلام احمد صاحب آپ کے اکلوتے فرزند عزیزم سید قمر سلیمان صاحب سلمہ اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حصہ لیا۔ جس کے بعد باقی تمام ان بزرگوں اور احباب نے بھی مٹی ڈالی جنہیں احاطہ خاص میں آنے کی اجازت دی گئی تھی۔ تدفین مکمل ہونے پر چھ بجکر بیس منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں ہزارہا احباب شامل ہوئے۔ اور یوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں درد و سوز سے معمور دعاؤں اور التجاؤں کے ساتھ محترم میر صاحب مرحوم و مغفور کے جسد خاکی کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ اس موقعہ پر یوں تو سبھی کے قلوب غم و اندوہ سے لبریز تھے لیکن بالخصوص جامعہ احمدیہ کے طلباء و اساتذہ پر تو رقت اور سوز کی جو کیفیت طاری تھی اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

اہم دینی خدمات

محترم میر صاحب مرحوم ۲۴ر اگست ۱۹۲۲ء کو قادیان میں پیدا ہوئے آپ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا (حرم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے برادر اصغر اور سلسلہ احمدیہ کے متبحر اور جید عالم اور بزرگ حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحبؓ کے فرزند اکبر تھے۔ اور حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ موجد قاعدہ یسرنا القرآن کے نواسے تھے۔

ابتدائی تعلیم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں پائی جس کے بعد ۱۹۳۹ء میں تعلیم الاسلام کالج سے جو ان دنوں لاہور میں تھا آپ نے بی ایس سی کا امتحان پاس کیا اس کے بعد آپ جماعت احمدیہ کی مرکزی دینی درسگاہ جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور وہاں سے شاہد کا امتحان پاس کیا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زیر ہدایت کچھ عرصہ آپ بیرونی ممالک میں بھی تعلیم حاصل کرتے رہے چونکہ آپ نے اپنی زندگی شروع سے ہی خدمت دین کے لئے وقف کر دی تھی اس لئے اعلیٰ دینی و دنیوی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جو مختلف اہم دینی کام آپ کے سپرد ہوتے رہے انہیں انتہائی جانفشانی اور فہم و فراست کے ساتھ ادا کرتے رہے۔

۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۸ء کو آپ کی شادی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی محترمہ سیدہ امتہ الباسط صاحبہ سے ہوئی جو محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی ہمشیرہ ہیں ۱۹۵۷ء میں آپ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مقرر ہوئے اور اس عہدہ کو ایسی عمدگی اور جانفشانی سے آپ نے نبھایا کہ آپ کا عہد ہمیشہ جامعہ کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔ آپ نے ہر لحاظ سے اسے ترقی دی نظم و ضبط اور تعلیم کا بلند معیار قائم کیا طلباء کے ساتھ اتنا گہرا ذاتی تعلق تھا کہ ان میں سے ہر ایک آپ کی وفات پر ایک ذاتی صدمہ محسوس کرتے ہوئے گہرے غم و اندوہ میں ڈوبا ہوا نظر آتا تھا۔

۱۹۶۲ء میں بینائی کی تعلیم اور پرورش کے لئے آپ کی نگرانی میں دار الاقامۃ النصرۃ کا ادارہ قائم ہوا یہ بھی آپ کی ذاتی نگرانی میں بڑی کامیابی سے چلتا رہا۔ ۱۹۶۴ء میں آپ افسر جلسہ سالانہ مقرر ہوئے۔ اس اہم اور نازک ذمہ داری کو بھی آپ بڑی کامیابی سے اور شاندار رنگ میں آخری دم تک ادا کرتے رہے۔ ۱۹۶۵ء میں ناظر خدمت درویشاں کا اہم عہدہ بھی آپ کو تفویض کیا گیا۔ اس کے علاوہ آپ خلافت لائبریری کی کمیٹی کے بھی صدر تھے۔ ربوہ کے محلہ دار الیمن میں غرباء کے کوارٹروں کی تعمیر ایوان کی نگرانی کا کام بھی آپ کے سپرد تھا۔ آپ بیک وقت ان تمام جماعتی اور دینی ذمہ داریوں کو کمال حسن و خوبی سے ادا کرتے تھے۔ کبھی ذاتی آرام کا خیال نہیں رکھا دن رات حتیٰ کہ آخری بیماری میں شدید تکلیف کے دوران بھی آپ کو ان ذمہ داریوں کی ادائیگی کا فکر رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حیرت انگیز تنظیمی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ جن کی بنا پر آپ تمام اہم جماعتی تقریبات کا انتظام بڑے احسن رنگ میں سرانجام دیتے تھے۔ علمی قابلیت بھی سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف تھی۔ چنانچہ آپ سالہا سال تک انگریزی ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز کے مینیجنگ ایڈیٹر رہے۔ جامعہ احمدیہ کا اردو رسالہ مجلۃ الجامعہ اور عربی رسالہ البشریٰ بھی آپ کی زیر نگرانی شائع ہوتے تھے ان کے علاوہ آپ نے ایک قیمتی اور ضخیم کتاب "کلام احمد" کے نام سے تالیف فرمائی، جو تمام تر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز ارشادات پر مشتمل ہے۔ جنہیں ایک خاص ترتیب سے بڑی محنت اور سلیقہ کے ساتھ جمع کیا گیا ہے یہ کتاب مئی ۱۹۶۵ء میں شائع ہوئی اور ۱۳۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

آخری بیماری اور وصیت

محترم میر صاحب مرحوم کی طبیعت ویسے تو عرصہ سے ناساز چلی آتی تھی لیکن کچھ عرصہ قبل خون کے دباؤ میں غیر معمولی زیادتی کی وجہ سے دل گردوں اور اعصاب پر بھی اس کا اثر پڑنے لگا۔ جب طبیعت زیادہ علیل ہوئی تو آپ گذشتہ فروری کے آخری ایام میں بغرض معائنہ و طبی مشورہ ملتان تشریف لے گئے وہاں پر طبی معائنہ کے بعد ڈاکٹری مشورہ کے تحت آپ کو راولپنڈی لے جا کر سی۔ ایم۔ ایچ میں داخل کرا دیا گیا۔ ڈاکٹر کرنل محمود الحسن صاحب اور دیگر ڈاکٹروں کے مشورہ سے آپ کا علاج ہوتا رہا۔ لیکن تکلیف آہستہ آہستہ بڑھتی چلی گئی اور خون کے دباؤ میں زیادتی کنٹرول میں نہ آسکی اور بالآخر خدائی تقدیر غالب آئی اور یہ بیماری جان لیوا ثابت ہوئی۔ سخت تکلیف اور بے چینی کے باوجود ہوش و حواس قائم رہے۔ چونکہ آپ کو اپنی وفات کا یقین تھا اس لئے آپ اپنی اہلیہ صاحبہ بیٹے۔ بیٹیوں۔ بھائیوں اور جامعہ احمدیہ کے طلباء کو مختلف وصایا کرتے رہے چنانچہ جامعہ احمدیہ کے طلباء کو وصیت کرتے ہوئے آپ نے یہ بھی فرمایا

اسلام کی فتح اور کامیابی کے لئے تمہارے خون کی ضرورت ہے مجھے امید ہے کہ تم اس کے لئے ہمیشہ تیار اور آمادہ رہو گے۔

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ آپ کی اس آخری بیماری کے دوران آپ کے بھائیوں اور دیگر افراد خاندان کے علاوہ طلباء جامعہ احمدیہ کو دن رات خدمت اور تیمارداری کی خاص توفیق حاصل ہوئی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

اولاد

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک صاحبزادہ عطا فرمایا یعنی عزیزم سید قمر سلیمان صاحب جو ایف ایس سی۔ پری میڈیکل کے سٹوڈنٹ ہیں۔ تین صاحبزادیاں ہیں یعنی عزیزہ امتہ المعتود صاحبہ (متعلمہ ایم اے) عزیزہ ندرت (جماعت ہشتم) اور عزیزہ نصرت (جماعت ہفتم)

احباب جماعت محترم میر صاحب کی بیگم صاحبہ محترمہ اور ان کے بچوں کے لئے بالخصوص خاص درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں یہ عظیم صدمہ صبر جمیل کے ساتھ برداشت کرنے کی طاقت و نصرت عطا فرمائے اور ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو۔ انہیں اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ احباب جماعت یہ بھی دعا کریں کہ محترم میر صاحب مرحوم کی رحلت سے بظاہر جماعت میں جو عظیم خلا پیدا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے پر فرمائے اور جماعت کی نوجوان نسل کو محترم میر صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵